Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت ۳۰ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۲ امان ۱۳۵۶ہش ۲ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت ابھی ناساز ہے کمزوری بھی ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۲ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

اعصابی کمزوری اور ضعف بہت ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میری والدہ محترمہ کمر پر ایک پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(آصف زمان عباسی ابن احمد زمان صاحب عباسی۔ دار الصدر ربوہ)

ربوہ میں
جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ربوہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳ مارچ بروز جمعرات صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک مسجد مہدی گولبازار سے ملحقہ میدان میں منعقد ہوگا۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا لہٰذا وہ بھی شریک ہوں۔

(صدر عمومی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے

"دغاباز آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ اس کے منہ پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہیں پڑھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہیں کرتا۔ نماز کوئی ایسی ویسی شئے نہیں ہے بلکہ یہ وہ شئے ہے جس میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ جیسی دعا کی جاتی ہے۔ اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ ...

اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا۔

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۳۲۰، صہ ۳۲۱)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک جاری رہیگی

تمام جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض جماعتوں اور افراد کی اس درخواست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک جاری رہے گی۔ اس تاریخ تک جماعتوں میں ادائیگی کرنے والے وقت کے اندر ادائیگی کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ امراء اور صدر صاحبان تمام وعدہ کنندگان کو اس کی اطلاع کر دیں اور وصولیوں کے کام کو تیز کر دیں جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ امان ۱۳۵۶ ہش
۲ مارچ ۱۹۷۷ء

ایک نہایت ضروری اور اہم یاددہانی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ آپ کے متبعین کا دو اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے ان میں سے پہلا وصف محبّتِ الٰہی ہے اور دوسرا ہمدردیٔ بندگانِ خدا۔ اِسی لئے آپ نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمیٔ طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے ... (وہ) تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ ان کی تمام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبّتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا ایک لازمی اور بنیادی تقاضا حضور علیہ السلام نے یہ قرار دیا ہے کہ ہم بلاتفریق و امتیاز تمام بنی نوعِ انسان کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے دعائیں کریں اور اپنی ہمدردی کے اِس حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ اِسی لئے آپ نے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے دعائیں کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "خدا تعالیٰ اِس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اُس کے ساتھ ملایا جاوے (یعنی کسی کو اس کا شریک بنایا جاوے)۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اِس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمّت بلند ہوتی ہے اِس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اُس میں اور اُس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔"

نیز اِسی ضمن میں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:۔

(۲) "پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ میں پیش کی گئی ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۷)

یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود محبّتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف فرمایا ہے اور جنہیں دعاؤں کی قبولیت پر زندہ یقین سے مالا مال فرمایا ہے تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت اور خیر خواہی و بھلائی کے لئے اوّل دن سے دعائیں کرتے چلے آ رہے ہیں، وہ اپنی دعاؤں سے کسی کو بھی باہر نہیں رکھتے۔ البتہ جو جتنا زیادہ قریب ہے اُس کے لئے دعاؤں میں اتنا ہی زیادہ جوش کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے اِسی لئے وہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی فلاح و بہبود، تعمیر و ترقی اور بقاء و استحکام کو اپنی دعاؤں میں دوسروں کے مقابلہ میں مقدّم رکھتے ہیں اور پورے درد، پورے اخلاص اور پورے جوش کے ساتھ دن رات اپنے ملک کے لئے دعاؤں میں مصروف رہنا ان کا ایک خصوصی امتیاز ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بار بار انہیں ان کے اس اہم فرض کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں بھی حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء میں انہیں اِس ضمن میں ایک خاص قومی اور ملکی امر کے متعلق درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یقیناً احباب جماعت اِن دنوں اِس بارہ میں بہت باقاعدگی اور التزام سے دعائیں کر رہے ہیں تاہم ہماری قومی زندگی کا وہ نازک مرحلہ جس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اب بہت قریب آ گیا ہے اِس لئے یاددہانی کے طور پر ہم خصوصی دعاؤں سے متعلق حضور کی اِس تحریک کو خود حضور ہی کے الفاظ میں ایک دفعہ پھر احباب تک پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"اب جبکہ انتخابات کا اعلان ہو چکا ہے جماعتِ احمدیہ کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس نازک دَور میں جو انتخاب کا دَور ہے ایسے سامان پیدا کرے کہ اس کے نتائج ملک اور قوم کے لئے مفید نکلیں۔ اور وہی جانتا ہے کہ قوم اور ملک کے لئے کونسے نتائج مفید ہو سکتے ہیں۔ ہم اُس کے عاجز بندے تو دو گھڑی بعد کی بھی خبر نہیں رکھتے، دو سیکنڈ بعد کی بھی خبر نہیں رکھتے، لیکن وہ تو علاّم الغیوب ہے اِس لئے بغیر کسی قسم کے تعصّب اور غصّہ کے، خالی الذہن ہو کر اور اُس پیار میں شدّت پیدا کر کے جو ہمارے دلوں میں اپنے ملک اور قوم کے لئے ہے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا انتخابات کا یہ زمانہ ہے، انتخابات کے نتائج کو قوم کے لئے اور ملک کے لئے اور ہمارے لئے مفید بنا اور فتنہ اور فساد اور تنزّل سے ہماری زندگیوں کو (ہم بھی قوم کا ایک حصّہ ہیں) اور ہماری قوم کو اور ملک کو محفوظ رکھ۔

خدا کرے کہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق بھی ملے اور اللہ کرے کہ وہ اِس قسم کی توفیق ہو کہ وہ اسے قبول بھی کر لے اور ملک کے استحکام اور ملک کی ترقی اور ملک میں امن اور آشتی کا ماحول پیدا کرنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔" (الفضل ۲۶ فروری ۱۹۷۷ء صفحہ ۴)

عقل بھی سِرِّ نہاں تک پہنچے

دِل کی جب بات زباں تک پہنچے
پھر خُدا جانے کہاں تک پہنچے

کاش وہ وقت نہ آئے ہم پر
دردِ دِل آہ و فغاں تک پہنچے

عِشق کامِل ہے تو خود ہی سوچو
فکر کیوں سُود و زیاں تک پہنچے

ہے دُعا اہلِ جنوں کی یا ربّ
عقل بھی سِرِّ نہاں تک پہنچے

خُونِ دِل کاش ہمارا محمود
دیدۂ اشک فشاں تک پہنچے

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میثاق مدینہ اور اسکے نتائج ثمرات

بکرم پروفیسر سعود احمد خاں صاحب ربوہ

ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا ایک عظیم واقعہ ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی تو اس کے نتیجہ میں جو انعام آپ کو ملنے والا تھا اس کا ذکر پہلے فرما دیا اور یہ کہ آپ آخر کار مکہ معظمہ میں کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں گے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔

(اے رسول) کہو کہ اے میرے رب مجھے سچائی کے راستے سے داخل کرنا اور سچائی کے راستے ہی سے نکالنا اور میرے لئے اپنی طرف سے فتح و نصرت کا غلبہ دینا"

یہ امر قابل غور ہے کہ اگرچہ بظاہر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ کر جا رہے تھے اور مسلمان بنظر ظاہر مغلوب نظر آتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فی الاصل بھاگنے والا مشرکین مکہ کے شرک و کفر کو قرار دیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

اے رسول کہو کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا اور بے شک باطل تو مٹنے کے لئے ہی ہے۔

مراد یہ کہ حق و راستی کے لئے اور وقتی نقصانات کوئی حقیقت نہیں رکھتے اصل چیز تو ثابت قدمی اور صداقت شعاری ہے اور انجام کار حق کے اصول ہی زندہ رہنے والے ہیں۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ کی دعا کی قبولیت تو اس سے ظاہر ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر کس طرح اسلام کی حقیقت روز روشن کی طرح آشکارا ہوئی روزانہ صفت ظالموں کو اور خون کے پیاسے دشمنوں کو جسمانی اور ذہنی اذیتیں پہنچانے والے ستمگروں کو، نوجوانوں کی زندگیاں اجیرن بنانے والے بربریوں کو، عورتوں تک کو ہلاک کرنے والے سفاکوں کو تین سال تک مظلوم اور پُر امن شہریوں کو قوت لا یموت سے محروم کرنے والوں کو، کمسن معصوم بچوں کو بھوک اور پیاس سے تڑپانے والوں کو نیز حضرت ابو طالب اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ جیسی محسنہ لائق صد احترام بزرگ شخصیتوں کو بائیکاٹ کے نتیجہ میں ہی ہونے والی وفات کے ذمہ داروں کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا مژدہ جانفزا سنایا۔ حالانکہ وہ خود بھی سمجھتے تھے کہ عدل و انصاف کے تقاضوں کی رو سے وہ کسی قسم کے حسن سلوک کے مستحق نہ تھے چنانچہ حضرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں تو انہوں نے کہا "آپ ایک اچھے بھائی کریم ابن کریم ہیں" یعنی اگر آپ کرم فرمائیں تو ہم بچ سکتے ہیں ورنہ اور کوئی صورت بچنے کی نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کہا جاتا کہ وہ اپنا بدلہ لے لیں جس طرح انکو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا تھا وہ بھی اپنے مجرموں کو سزا دیں تو یہ کوئی ظلم نہ ہوتا حضرت عمارؓ اپنی والدہ کی رگ جان کاٹ دینے والی برچھی کا اور اپنے باپ کے قتل کا قصاص لینے کا حق رکھتے تھے اسی طرح دوسرے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم پر بھی ظلم و ستم ہوئے تھے فتح کے بعد ان مظالم کا بدلہ لیا جا سکتا تھا اور شاید مشرکین مکہ کے اہل و عیال سہمے ہوئے ان کی لاشوں کا ہی انتظار کر رہے ہوں گے جبکہ انتم الطلقاء کی آواز نے ان کو اپنے بیوی بچوں کے پاس اچھلتے کودتے اجازت دیدی اللھم صل علی محمد۔

پھر اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ کا منظر یوں ہوا کہ یہ مقدس فاتح جب شہر میں داخل ہوا تو اس شان سے کہ دس ہزار قدوسیوں کی فوج ہمرکاب ہے جس کا ایک حصہ تو وہ ہے جو اسی شہر میں اپنا سب کچھ لٹا کر گیا تھا اور دوسرا وہ حصہ ہے جس کو اہل مکہ کے مظالم کی وجہ سے یہ قربانی دینا پڑی کہ مہاجرین کو نہ صرف اپنا مہمان بنایا بلکہ بطیب خاطر ان کی آبادکاری میں پوری طرح شریک ہوئے کیا وہ بھی اس زیر باری کا معاوضہ لے سکتے ہیں؟ لیکن نہ کسی کو مال غنیمت کی ہوس نہ چھوڑے ہوئے مال کی واپسی کی خواہش۔ کیا محیر العقول تضاد ایک دنیوی فاتح اور اس نور مجسم آیۂ رحمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور سلوک میں۔ اگر دنیوی فاتح مفتوحوں کے مکانوں کو اپنی ملک بنا لیتا ہے تو اللہ کا رسول اپنے چھوڑے ہوئے گھروں کو بھی اپنا گھر نہیں کہتا۔ ایک دنیوی فاتح اپنی فتح کے جشن کی دعوت مفتوحہ علاقوں کے مختلف علاقوں کے مختلف ہوٹلوں اور عیش و نشاط کے مقامات میں اڑانے کے منصوبے بناتا ہے تو دنیا کو مکارم اور اخلاق کا اپنے عمل سے درس دینے والا یہ مقدس وجود دنیا اور دنیا کی لذات سے اس درجہ بے پرواہ ہے کہ فتح کا کھانا بھی اپنی ایک عزیزہ کے گھر باسی روٹی کو سرکہ میں بھگو کر کھاتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی دعا کے ساتھ رازق حقیقی کے سامنے صبر و شکر سے جھک جاتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی ابی و امی۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ کی دعا کیوں قبول ہوئی اسلئے کہ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ کا عظیم الشان مظاہرہ بھی اسی مقدس وجود باوجود صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیوی اعتبار سے بے کس و بے نوا اور بے گھر ہوتے ہوئے بنفس نفیس طور پر کیا۔ مکہ والوں کو مکہ میں صرف اقتدار ہی تو حاصل تھا۔ اور یہ اقتدار تو چلتی پھرتی چھاؤں ہوتا ہے گویا ہری کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر۔ اگر خالص دنیوی نگاہ سے دیکھا جائے تو مکہ میں رہتے ہوئے مذہب کے ساتھ ساتھ سیاسی تنظیم بھی کی جا سکتی تھی۔ خفیہ انجمن کا قیام بھی عمل میں لایا جا سکتا تھا۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے حسن سلوک کیا تھا۔ اس کے ساتھ کوئی سودا بازی کا طریق اختیار کیا جا سکتا تھا۔ لیکن خفیہ انجمن یا کسی خفیہ سازش کی چنداں ضرورت نہ تھی جب کہ قریش کے ایک محترم خاندان بنو ہاشم کی آپ کو حمایت حاصل تھی اور مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے بنو عبد مناف نے بھی مخالفت میں کوئی جوش و خروش نہ دکھایا تھا۔ ان دونوں خاندانوں میں سب سے بڑا مخالف ابو لہب تھا اور ایک بار خود اس نے بھی قریش کو اس بات پر ڈانٹ پلائی تھی کہ آخر کب تک کی وجہ سے تم میرے بوڑھے بھائی ابو طالب کو ستاتے رہو گے۔ ایسی حالت میں کبھی سیاست کا پانسہ پلٹ جانا کچھ ناممکن نہ تھا۔ بعض دوسرے قبائل میں بھی بنو ہاشم کے حلیف موجود تھے مثلاً بنو خزاعہ وغیرہ عرب کے بہت سے قبائل کو قریش کے خلاف اکسایا جا سکتا جا سکتا تھا جبکہ بعض نے اسلام کا یہی مطلب سمجھا تھا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی اقتدار کے لئے یہ منصوبہ بنایا تھا۔ چنانچہ قبیلہ بنو عامر کے ایک رئیس بحیرہ بن فراس نے کہا تھا کہ اگر ہم تمہارا ساتھ دیں اور تم اپنے مخالفوں پر غالب آجاؤ تو کیا تمہارے بعد ریاست ہم کو ملے گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا "حکومت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے مجھکو کسی سے کوئی غرض نہیں"۔

"یمن کے دو مشہور آدمی بھی دور ہی میں مسلمان ہو گئے تھے ان کو سیاسی عزائم کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا ان میں سے ایک مشہور افسون گر ضماد ازدی تھا۔ اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی ہر طرف بہت پذیرائی ہوتی تھی سیاسی یا کسی دنیوی منصوبہ میں یہ آدمی بڑے کام کا ثابت ہو سکتا تھا۔ یمن کے ہی علاقہ میں قبیلہ دوس کا رئیس طفیل بن عمرو بھی اسی زمانہ میں ایمان لایا تھا وہ چونکہ اپنے قبیلے کا رئیس اور علاقہ کا حاکم بھی تھا اسلئے اس نے حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جانے کی درخواست کی تاکہ وہ آپ کو اپنے قلعہ میں بحفاظت رکھ سکے اسی طرح قبیلہ ہمدان نے بھی آپ کی معقولیت کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے اور اس علاقہ کا ایک صاحب اثر و رسوخ شخص وہاں آپ کی ہجرت کا انتظام کرنے واپس بھی چلا گیا تھا ادھر مدینہ میں بھی آپ کا نام نامی اور اعلان نبوت پہنچ چکا تھا۔ غرض شمال میں مدینہ کو جنوب میں دوس اور ہمدان کے قبائل کو اپنی حمایت میں کھڑا کر دیا جاتا تاکہ ادھر ان کا بیرونی دو طرفہ حملہ ہوتا ادھر قریش میں خلفشار پیدا کر دیتے تو آجکل کے زمانہ میں اگر اقوام متحدہ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ایک ملک نام نہاد مظلوموں کی ...

حمایت کے بہانے

دوسرے ملک کے اندرونی معاملات دخل دے سکتا ہے — اور بغاوت کو کامیاب بنانے میں مدد دے سکتا ہے تو ایسا عربوں کی جنگجو قبائلی فضا میں کیوں ممکن نہ ہوتا۔ بلکہ اس کا امکان تو یوں بھی یقینی صورت اختیار کر سکتا تھا کہ اس وقت مکہ اور عرب میں ایسے ابن الوقت لوگ موجود تھے۔ ایک شخص عثمان بن حویرث عرب ہوتے ہوئے عیسائی بن گیا اور قسطنطنیہ کے دربار میں جا کر قیصر روم سے وعدہ کیا کہ حجاز کے ملک پر تمہارا قبضہ کرا دیتا ہوں اور پھر اس بدبخت نے اس ناپاک منصوبہ کی تکمیل کے لئے مکہ معظمہ میں کارروائی بھی شروع کر دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ کی بعثت مبارکہ کے ابتدائی ایام تھے حضور کو بھی اتفاقاً اس منصوبہ اور کارروائی کا علم ہو سکا۔ اگر آپ اس کے ساتھ مل جاتے تو کم از کم مکہ کے مخالفین کے ظلم و ستم سے بچنے کی ایک راہ نکل سکتی تھی کہ چلو وطن عزیز اگر غیر کے قبضہ میں جاتا ہے جائے۔ ہم کو تو امن نصیب ہو گا۔ آج بھی ایسا ہوتا ہے کہ سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں بعض ایسے افراد سے گٹھ جوڑ کر لیتی ہیں۔ جن کی دوسرے دشمن ممالک سے ساز باز ہوتی ہے کیونکہ مقصد تو اپنے مخالفین کو تخت اقتدار سے اتارنا ہوتا ہے۔ لیکن حق و صداقت اور امن و سلامتی کا علمبردار ایسا کیسے کر سکتا تھا۔ عثمان بن حویرث کی غداری کا علم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپ نے خود اپنے دشمنوں کو ان کے حقیقی دشمنوں سے آگاہ کر دیا اور اس طرح عثمان بن حویرث کیفر کردار کو پہنچا۔

ایک اور قبیلہ بنو ذہل بن شیبان کے رؤسا مفروق، مثنیٰ اور ہانی بن قبیصہ نے آپ کی تبلیغ سنکر کلام پاک کی تعریف کی لیکن ساتھ ہی کہا کہ خاندانی دین ایک دم چھوڑنا مشکل ہے۔ نیز کہا کہ ہم کسریٰ کا اثر قبول کر چکے ہیں۔ اسلئے اب کسی دوسرے اثر کو قبول کرنا بھی دشوار ہے۔ ان کی اس صلح کل روش کی بناء پر ان سے روابط بڑھائے جا سکتے تھے۔ ماہر سفارت کاری سے ان کے ذریعہ ایران شہنشاہ کسریٰ کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی جا سکتی تھی لیکن یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو مکہ سے اب آخرجنی مخرج صدق کی دعا کے ساتھ نکلنا تھا۔ غیر ملکی طاقتوں سے روابط تو کجا آپ کو تو اللہ تعالے نے مکہ معظمہ تمام حجاز اور عرب بلکہ کل انسانیت کے لئے استبدادی بادشاہوں کے خلاف نجات دہندہ بنا کر بھیجا تھا۔ اور شاید اسی لئے الٰہی حکمت نے مدینہ کی طرف ہجرت مقدر کر رکھی تھی کہ وہ الٰہی مصلحت اور حکمت یہ تھی کہ وہاں بیٹھکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین خلفائے راشدین روسیوں اور ایرانیوں کے عربوں کے خلاف عزائم کا لگام اپنی بھی فرما سکتے تھے اور حرم مقدس کے دفاع اور ضمیر انسانیت کی آزادی کے لئے جبر و استبداد کا مقابلہ بھی کر سکتے تھے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور اپنے متبعین کا سب کچھ لٹا کر مدینہ کی راہ لی نہ صرف غیر منقولہ جائداد اور دولت چھوڑی، بلکہ بعض اوقات ظالم زادِ راہ بھی ان سے کھسوٹ کر لے جاتے تھے۔ لیکن تمام مومنین باصفا پر منبع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت کے فیض سے اور حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے ماتحت گویا رب اخرجنی مخرج صدق کی قبولیت میں گویا صدق کی دولت کو ہی اپنا سب کچھ سمجھ کے رواں دواں رہے حتیٰ کہ خدا داد بابرکات حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا دن بھی آ پہنچا۔ آپ نے تمام صحابہ رضی سے بڑھ کر صدق و صفا کا نمونہ دکھایا کیوں نہ ہوتا جبکہ صدق کا منبع تو آپ ہی کا وجود باجود تھا۔ صحابہ تو اپنا ہی لٹا کر آئے تھے۔ لیکن یہاں تو اپنا مال تو غیروں کے قبضہ میں دینا ہی تھا دوسروں کا مال جو اپنے قبضہ میں تھا اس کی بھی واپسی کی فکر تھی۔ حالانکہ ان کی شقاوت قلبی کی سزا دینے کے لئے اس کو اپنے مال کے ساتھ لے جانا ان کی کمینگیوں کے جواب میں چنداں عیب بھی نہ تھا کیونکہ وہ کسی قانون اور کسی ضابطہ کے ماتحت بے کس و بے بس مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کو ایسے اوچھے حربوں سے کیا واسطہ بھلا مخرج صدق میں ان باتوں کی کہاں گنجائش ہو سکتی چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسباب پر مامور فرمایا کہ وہ تمام امانتیں واپس کر کے آپ کے بعد مدینہ کے لئے روانہ ہوں اور خود (خالی ہاتھ دنیوی مال کے اعتبار سے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے لئے مکہ معظمہ سے روانہ ہو گئے۔

رب ادخلنی مدخل صدق کی تیاری کا دور شروع ہوا۔ خود مدینہ میں بھی تو آپ مدخل ہو رہے تھے۔ پس دس سال بعد جو مدخل صدق مکہ معظمہ میں ہونا تھا اس صدق کا پہلا مظاہرہ یا ریہرسل مدینہ میں ہوا جس کی برکت سے وہ بستی جو بیماریوں کی وجہ یثرب کے نام سے پکاری جاتی تھی جس میں اسکی تخفیف کا پہلو نکلتا تھا اب حضور پُرنور کے قدوم میمنت لزوم سے مدینۃ النبی کے نام سے مشرف ہوئی یہاں آتے ہی مسلمانوں کے تمام گروہوں نے جنہیں مکہ کے مہاجرین تو تھے ہی مقامی باشندوں اوس اور خزرج کے مقامی قبیلوں کی اکثریت نے آپکو اپنا مطاع تسلیم کر لیا (صلی اللہ علیہ وسلم) لیکن ان کے علاوہ کچھ مشرکین یہودی اور عیسائی بھی وہاں آباد تھے۔ ربیہ کوسموپولیٹن Cosmopolitan قسم کی شہری ریاست تھی اس کا کلی نظم و نسق ایک اہم مسئلہ تھا یہاں نہ تو ہموار صحت مند فضا تھی اور نہ سیاسی فضا پرامن یہودی شام سے عیسائیوں کے ستائے ہوئے یہاں آ کر آباد ہوئے۔ اوس اور خزرج کے عرب قبیلے یمن سے یہاں آ کر بس گئے تھے۔ یہودیوں نے اپنی اقتصادی برتری کا اور نسلی اور مذہبی اتحاد کی بناء پر اوس اور خزرج کو اپنا محکوم بنا لیا۔ لیکن جب اوس اور خزرج کو اپنی عربیت کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے اپنی برتری قائم کر لی لیکن پھر قحطیوں یہودیوں کے سرداروں نے انکو ذلیل و خوار کرنا چاہا تو شام کے غسانی عیسائیوں کی مدد سے انہوں نے یہودیوں کا زور توڑا مگر بعد میں خود اوس و خزرج آپس میں لڑ پڑے اور پھر یہودیوں نے انکی پھوٹ سے فائدہ اٹھایا۔ اوس اور خزرج کا آخری تصادم جنگ بعاث کے نام سے موسوم ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ ہی میں ہی قیام فرما تھے۔ بمشکل تمام اوس و خزرج میں صلح ہوئی۔ گویا اس صلح کے ذریعہ اسلام کے لئے اللہ تعالے نے زمین ہموار کر دی۔ ربا قاعدہ ایک آئینی حکومت قائم کی جا سکتی تھی

(باقی)

والدین کیلئے ایصال ثواب

عزیزم چوہدری خالد امتیاز صاحب برادر اصغر مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ نے اپنے مرحوم والد چوہدری فضل الٰہی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے لئے ایصال ثواب کے طور پر تعمیر مساجد کینیڈا میں دو قسطوں میں پانچ صد روپیہ ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قارئین کرام سے عزیز موصوف اور ان کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

سالانہ مرکزی کلاس

امسال خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۲ شہادت منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالے۔ تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ نمائندگان نامزد کر کے نام ارسال فرمائیں۔

ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس

۱۳۵۶ ہش
۱۹۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطایاجات برائے فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

خصوصی توجہ

فضل عمر ہسپتال کے غریب و نادار مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے دوست کثرت سے رقوم بھجوائیں۔ یہ سب سے بہتر بنی نوع انسان کی خدمت کا طریقہ ہے۔ احباب جماعت و عہدیداران رقوم بھجواتے وقت امانت "نادار مریضان" ہسپتال کا نام نہ بھولیں۔

بقیہ عطیہ دہندگان کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت ان سب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور صحت و عافیت والی لمبی عمریں عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
(سابق جج عالمی عدالت انصاف)
" پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن
" چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں
" مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ کینٹ
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب لائل پور
" بیگم صاحبہ مرزا عبداللہ جان صاحب ایبٹ آباد
محترم صاحبزادہ عبدالسلام خان صاحب آف تربیلا ڈیم
" سیٹھ کرم الٰہی صاحب راولپنڈی
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب
مانٹریال (کینیڈا)
مکرم میجر دبیر احمد صاحب ملک فورٹ سنڈیمن
" محمد طیب لطیف صاحب ربوہ
منجانب مکرم محمد امجد لطیف صاحب آف کینیڈا
محترمہ آمنہ کرامت اللہ صاحبہ آف کراچی حال "
" عزیزہ قیصرہ عمر صاحبہ بذریعہ "
مکرم میجر محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ راولپنڈی

مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب آف کراچی
" صغیر احمد صاحب ججیہ آف کراچی
منجانب محترمہ بیگم صاحبہ
چوہدری نبی احمد صاحب بذریعہ "
منجانب محترمہ عزیزہ روحی صاحبہ "
مکرم کرنل جی۔ ایم۔ اقبال صاحب آف لاہور
برائے عزیزہ نصیرہ اقبال صاحبہ
" ڈاکٹر احسان الحق صاحب آف کراچی
برائے مکرم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب
" محترمہ اہلیہ صاحبہ "
مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمد افضال بھٹی صاحب ریٹائرڈ
کھاریاں چھاؤنی۔
" یوسف جان مرزا صاحب ایبٹ آباد
" سیف الحق صاحب معرفت شاہنواز لمیٹڈ
کراچی نمبر ۲
" ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب آف نیویارک
" ڈاکٹر جمال دین صاحب
" لطیف احمد صاحب آف کینیڈا

مرکزی سالانہ امتحانات خدام و اطفال

برائے سال ۱۹۷۷ء

خدام کے سالانہ مرکزی امتحانات انشاء اللہ ۲۰ر مئی اور ۲۲ر مئی کو ہوں گے
اطفال " " ۲۷ر مئی اور ۲۹ر مئی کو ہوں گے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال کی فوری توجہ کے لئے

یکم تا ۱۰ر مارچ "عشرہ وصولی" منایا جائے گا۔ آپ سے گزارش ہے کہ محنت، کوشش اور دعا سے اپنا مدریجی بجٹ پورا فرما کر اس عشرہ کو کامیاب فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدگی

ایک عدد لیڈی ہینڈ پرس سنہری رنگ جس میں ۳ سو ڈالر کے ٹریولرز چیک اور مبلغ دو صد روپیہ نقد تھا مؤرخہ ۲۷ر فروری ۱۹۷۷ء بوقت نماز عصر کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ سے محلہ دارالعلوم غربی جاتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ لانے والے کو معقول انعام دیا جائے گا۔

(عبدالرحمن شاکر پنشنر ۱۹۔ انجمن کوارٹرز۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی ترقی کا مدار وقف زندگی پر ہے

"ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے لیکن ایسا وقف جو کسی وقت اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو۔ اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی زندگی، اس کا مال، اس کے اوقات سب کے سب اسلام اور احمدیت کے لئے وقف ہیں۔" (ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ الفضل ۲۱ ۹/۴۶، ۲۲ ۳/۱۱)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ایئر ڈیفنس ویپن کنٹرولر برانچ

پاکستان ایئر فورس

مندرجہ بالا برانچ میں کمیشنڈ (Commissioned) افسروں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کم از کم معیار قابلیت بی۔ ایس سی فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن۔ فزکس اور ریاضی یا بی۔ اے فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن اور ایف۔ ایس سی میں پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ۔

عمر = ۵/۷۷ کو ۱۸ - ۲۴ سال۔ روزانہ انٹرویو ۸ بجے صبح۔ آخری انٹرویو ۲۵ ۴/۷۷ مزید کوائف P.A.F. انفارمیشن اور سلیکشن سنٹروں سے حاصل کریں (بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۵ ۲/۷۷)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ میری بڑی ہمشیرہ حسینہ بیگم بیوہ محمد عبداللہ صاحب مرحوم آجکل بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(نسیمہ بیگم اہلیہ عبدالرحمن صاحب دہلوی دارالصدر شمالی ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ کی آنکھ میں کالا موتیا کی وجہ سے شدید درد کی تکلیف ہے۔ آپریشن تجویز ہوا ہے میں خود بھی تین سال سے دل و جگر کا مریض چلا آ رہا ہوں۔ چکروں کی شکایت رہتی ہے۔ احباب کرام ہم دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سلطان محمد خان بہاولپور)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے تایا مکرم کرم الدین صاحب کھوکھر آف کوٹلی آزاد کشمیر ایک عرصہ تک علیل رہنے کے بعد ۲ر فروری ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مہمان نواز اور خدا ترس بزرگ تھے۔ ہم کو یہ شرف حاصل تھا کہ ابتدا میں ہی احمدیت قبول کی۔ احباب سے گزارش ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمود الحسن مقیم مغربی جرمنی)

۲۔ میرے والد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب آف جلالپور جٹاں صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی و زعیم انصار اللہ بقضائے الٰہی مؤرخہ بارہ فروری ۱۹۷۷ء ۴ بجے صبح اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد بشیر جلالپور جٹاں ضلع گجرات)

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی اکلیس اکسیروں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

خوفناک اپھارہ کی مجرب دواء
کے پیکٹ فوری طور پر منگوالیں۔ جانوروں کو ہلاک کرنے والا خطرناک اپھارہ چند منٹ میں غائب جرمن ادویات سے تیار کردہ فارمولا۔
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ پر مبنی انتہائی افسوسناک غیر ذمہ دارانہ روش

جھوٹ خواہ کوئی چھوٹا آدمی بولے یا بڑا بہرحال قابلِ مذمت ہے اور عند اللہ قابلِ مواخذہ بھی۔ البتہ جب کوئی بظاہر بڑا اور ذمہ دار آدمی جھوٹ بولنے میں عار محسوس نہ کرے اور مسلسل ایک جھوٹ کے بعد دوسرا جھوٹ بولتا چلا جائے اور جھوٹ بولنے کو ایک مستقل وطیرہ بنالے تو پھر اس پر افسوس اور ملامت کا اظہار ضروری ہو جاتا ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ جب سے ملک میں انتخابی مہم شروع ہوئی ہے جناب ملک معراج خالد جو مرکزی وزیر اور پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر ہونے کی حیثیت میں بہت اہم اور ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں اپنی انتخابی تقریروں میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف مسلسل جھوٹی اور بے بنیاد باتیں کر کے انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور مزید افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض مخصوص اخبارات ان جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کو خاص اہتمام سے شائع کر کر کے صحافت کے نام کو بٹہ لگا رہے ہیں۔

یوں تو ملک صاحب کی طرف سے جماعتِ احمدیہ پر لگائے جانے والے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات ایک خاص قبیل کے اخبارات میں قریباً روزانہ ہی شائع ہو رہے ہیں لیکن ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء کے "پاکستان ٹائمز"، "مساوات" اور "امروز" وغیرہ اخبارات میں ان کی ایک حالیہ تقریر کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے ایک ایسی خلافِ واقعہ اور بے بنیاد بات کہی ہے کہ ہمارے لئے اس کا نوٹس لینا اور اس کی تردید کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ بقول پاکستان ٹائمز انہوں نے کہا ہے کہ ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خاں نے احمدیوں کے ساتھ ساز باز کر کے "واقعہ ربوہ" کے وقت گڑبڑ پھیلانے اور اسے ہوا دینے کی کوشش کی تھی۔ اور پھر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے بعض سرکردہ افراد کے ساتھ اصغر خان کی ساز باز اب بھی جاری ہے اور وہ احمدیوں کے بارہ میں پیپلز پارٹی کی حکومت کے فیصلہ کو کالعدم قرار دینے کے حامی ہیں۔ اس ضمن میں جناب معراج خالد ایسے "ذمہ دار" لیڈر نے جو کچھ کہا ہے ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے اور وہ از اوّل تا آخر من گھڑت افترا پر مبنی ہے۔ جہاں تک ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے رابطہ کے من گھڑت افسانہ کا تعلق ہے ہم اس افترا کی قبل ازیں بھی تردید کر چکے ہیں (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء ص ۲)

سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک صاحب نے انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ایسے واقعہ کے بارہ میں یکسر غلط بیانی سے کام لیا ہے جس کی باقاعدہ عدالتی تحقیقات ہوئی تھی اور اس بناء پر خود حکومت کے علم میں یہ بات ہے کہ اس بارہ میں انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ سرتاپا غلط ہے۔ جب تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ شائع ہی نہیں کی گئی تو کسی کو بھی خواہ وہ مرکزی وزیر ہی کیوں نہ ہو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس بارہ میں اپنی طرف سے من گھڑت باتیں عوام میں بیان کرتا پھرے اور پھر اخبارات میں شائع کرائے۔

ایک "ذمہ دار" لیڈر کا علی الاعلان ایسی غیر ذمہ دارانہ اور من گھڑت باتیں کرنا انتہائی افسوسناک ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ایک "ذمہ دار" کہلانے والا اس درجہ غیر ذمہ دار بھی ہو سکتا ہے۔

ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیئے!

ضروری اعلان برائے سیکرٹریان ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کے چندہ ممبری کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ اکتوبر ۱۹۷۶ء سے جنوری ۱۹۷۷ء کے آخر تک متوقع آمد میں مجموعی طور پر ۲۳۱ روپیہ کی کمی ہے لہذا براہِ مہربانی دیہات، قصبات اور شہر کی تمام سیکرٹریان ناصرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ ناصرات کے چندہ ممبری کی وصولی کے لئے تندہی سے کوشش کریں۔ سال بھر مسلسل اور متوازن رفتار سے کام کیا کریں تاکہ سال کے آخر میں کام کا بوجھ بھی زیادہ نہ ہو اور بجٹ بھی اضافہ کے ساتھ پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی میں برکت دے۔ آمین

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر
لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

۲۰ فروری ۱۹۷۷ء کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر انتظام یوم مصلح موعود کی تقریب پر ایک جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد "پیشگوئی کا پس منظر"، "اس کی اہمیت" اور "وہ اولوالعزم ہوگا" کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اختتام پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر میں فرمایا کہ یہ پیشگوئی اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ہر لمحہ نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ نشان اپنی عظمت کے ساتھ پورا ہوا اور جہاں یہ پیشگوئی اپنی اہمیت کے لحاظ سے عظیم ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے ساتھ ہماری ذمہ داریوں کا اختتام نہیں ہوا بلکہ جب تک یہ دنیا قائم ہے یہ مقصد باقی رہے گا۔

دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جلسہ میں مستورات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ (نامہ نگار)

محترم میاں سراج الدین صاحب آف مرادوال ضلع گجرات وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری عبدالرشید صاحب یحیی مربی سلسلہ احمدیہ کیمبل پور کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب آف مرادوال ضلع گجرات مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء ۳ بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک ماہ سے زیادہ بیمار رہے۔

مرحوم ۱۹۴۷ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور آخر دم تک عقدِ بیعت کو نہایت اخلاص سے نباہا۔ آپ موصی تھے اور ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی۔ آپ کا جنازہ مورخہ یکم مارچ کو ربوہ لایا گیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک کے غربی جانب نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کروائی۔

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ نہایت اخلاص اور فدائیت رکھتے تھے۔ تحریک وقف بعد ریٹائرمنٹ پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں میں بطور ہیڈ ماسٹر اور پھر نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت بطور معلم اصلاح و ارشاد خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹی کے علاوہ سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اللہ بخش شاہد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان تعطیل

۳ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعرات یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر)

یکم مارچ سے
سالانہ رعایت شروع
میموریل فوٹو سروس
گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴